قرآن مجید کے غریب الفاظ کی معنویت

محمد فاروق حیدر*

''غریب قرآن علوم القرآن کا اہم اور مستقل موضوع ہے جس میں قرآنِ مجید کے غیر مانوس اور اجنبی الفاظ کے معانی کی وضاحت کی جاتی ہے۔ علوم القرآن کے دیگر موضوعات کی طرح غریب القرآن پر بھی کثیر التعداد کتب تالیف کی گئیں۔ غریب القرآن کے علاوہ مجاز القرآن، معانی القرآن، مفردات القرآن اور لغات القرآن جیسے عنوانات سے لکھی گئی کتب میں بھی قرآنِ مجید کے غریب، مشکل اور نادر الفاظ کے معانی بیان کیے گئے۔''

لفظِ غریب کا مادہ ''غ ر ب'' ہے۔ اس لفظ کے تحت لغات میں مختلف معانی دیے گئے ہیں تاہم جب یہ لفظ کسی کلام کے لیے استعمال ہوتا ہے تو وہاں اس کے معانی اجنبی، غیر مانوس، خفی المراد، پوشیدہ، مبہم اور غیر واضح کلام کے ہوتے ہیں۔ ۱

ان معانی کا اطلاق قرآنِ مجید پر نہیں ہوتا کیونکہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور عربی مبین میں نازل ہوا ہے لہٰذا قرآن مجید کے الفاظ کے لیے جب غریب کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو وہاں اس کے معانی یہ ہوتے ہیں یہ الفاظ کبھی ایک فرد، قوم یا قبیلہ کے لیے اجنبی ہوتے ہیں جبکہ باقی سب افراد اور قبائل کے لیے وہی الفاظ بالکل واضح ہوتے ہیں اور ان کی روز مرہ کی زبان میں مستعمل ہوتے ہیں کیونکہ قرآنِ مجید میں مختلف عربی قبائل کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت کے مطابق ۲۹ قبائل کے ۳۲۷ الفاظ کا تذکرہ قرآنِ مجید میں آیا ہے۔ ۲ اور علامہ سیوطیؒ نے ابوبکر واسطی کے حوالے سے ایسے چالیس عرب قبائل کے نام دیے ہیں۔ ۳ عربی زبان میں بڑی وسعت پائی جاتی ہے بقول امام شافعیؒ نبی کے علاوہ انسان کے لیے اس زبان کا مکمل احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ ۴ اس لیے کسی ایک قبیلہ کے فرد کے لیے قرآنِ مجید کا کوئی لفظ یا الفاظ اجنبی اور غیر مانوس ہو سکتے ہیں۔

چونکہ عربی زبان میں مختلف معانی کے لیے ایک لفظ اور ایک معنی کے لیے مختلف الفاظ پائے جاتے ہیں اس لیے بعض اوقات قرآنِ مجید کے کسی لفظ کے مصداق کو جاننے میں بھی دقت پیش آتی ہے۔ اسی لیے قرآنِ مجید کے بعض الفاظ کو سمجھنے میں صحابہ کرامؓ کو بھی مشکل پیش آئی یہاں وضاحت کے لیے کچھ مثالیں درج ذیل ہیں۔

---

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات۔ جی سی یونیورسٹی لاہور

حضرت عدی بن حاتمؓ کو قرآنِ مجید کی درج ذیل آیت کو سمجھنے میں غلطی ہوئی

﴿وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ ......﴾۵

حضرت عدی بن حاتمؓ نے اس آیت میں خیط الابیض اور خیط الاسود سے حقیقت میں دو دھاگے مراد لے لیے۔ امام بخاریؒ نے یہ واقعہ نقل کیا ہے۔

(أخذ عدی عقالا أبیض و عقالا اسود، حتی کان بعض اللیل نظر، فلم یستبینا، فلما أصبح قال: یا رسول اللہ جعلت تحت وسادتی قال ان وسادك اذا لعریض ان کان الخیط الابیض والاسود تحت و سادتك)۶

امام بخاریؒ نے اسی روایت سے متعلق ساتھ ہی دوسری روایت نقل کی ہے جس میں حضرت عدی بن حاتمؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیط ابیض اور خیط اسود کے بارے سوال کیا:

(عن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ قال: قلت: یا رسول اللہ ماالخیط الابیض من الخیط الاسود ،أھما الخیطان؟ قال إنك لعریض القفا ان أبصرت الخیطین، ثم قال: لا بل ھو سواد اللیل و بیاض النھار)۷

مذکورہ روایات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت عدی بن حاتمؓ کو خیط ابیض اور خیط اسود کے معانی سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی اور انہوں نے ان سے دھاگے مراد لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرمائی کہ یہاں ان سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی مراد ہے۔

اسی طرح حضرت ابو بکر صدیقؓ نے قرآنِ مجید کے الفاظ ﴿وفاکھۃ و ابا﴾۸ کے بارے لاعلمی کا اظہار کیا کتاب فضائل القرآن میں یہ روایت ان الفاظ میں نقل کی گئی ہے:

(أن ابا بکر الصدیق سئل عن قولہ ﴿وفاکھۃ و ابا﴾فقال: ای سماء تظلنی او ای ارض تقلنی، ان انا قلت فی کتاب اللہ ما لا اعلم)۹

اس سے ملتی جلتی روایت حضرت عمر فاروقؓ سے بھی مروی ہے:

(أن عمر بن الخطاب قرأ علی المنبر ﴿وفاکھۃ و ابا﴾فقال ھذہ الفاکھۃ قد عرفناھا، فما الاب؟ ثم رجع إلی نفسہ فقال: ان ھذا لھو التکلف یا عمر)۱۰

یعنی حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا "فاکھۃ" کو تو ہم جانتے ہیں لیکن "اب" کیا چیز ہے تو پھر آپ نے اپنے آپ سے کہا اس کی جستجو کرنا محض تکلف ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے فاطر السموات کے معنی معلوم نہ تھے یہاں تک کہ میں نے دو بدوؤں کو ایک کنویں پر جھگڑتے دیکھا تو ان میں سے ایک نے کہا میں نے اسے کھودا ہے یعنی وہ یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے اس کی ابتداء کی ہے۔

(عن ابن عباسؓ قال: کنت لا ادری ما فاطر السموت حتیٰ أتانی أعرابیان یختصمان فی بئر، فقال احدھما: انا فطرتھا، یقول: أنا ابتدأتھا)۱۱

حضرت ابن عباسؓ سے ایک اور روایت ہے:

(عن ابن عباس قال کل القرآن اعلمه الا اربع ﴿غسلین﴾ ۱۲، ﴿وحنانا﴾ ۱۳ و ﴿اوّاه﴾ ۱۴، ﴿والرقیم﴾ ۱۵، ۱۶

قرآنِ مجید میں کوئی لفظ اپنی ذات میں مبہم، اجنبی اور غیر واضح نہیں ہے بلکہ عربی زبان میں وسعت اور الفاظِ قرآن کے مصداق جاننے کے حوالے سے مخاطبینِ قرآن کے ذہنی مراتب یکساں نہیں تھے۔ لہٰذا اگر ایک لفظ کسی کے لیے اجنبی ہوتا تو دوسرے کے لیے وہ واضح ہوتا ان معانی میں قرآنِ مجید کے بعض الفاظ کو غریب کہا جاتا ہے۔

عہدِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور عہدِ صحابہؓ سے زمانی بعد اور عجمی اقوام کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی وجہ سے عربی زبان متاثر ہوئی۔ ۱۷ جس کی وجہ سے قرآنِ مجید کے بہت سے الفاظ پر غرابت کا اطلاق ہونے لگا لہٰذا اسی لیے غریبِ قرآن پر لکھی جانے والی کتب میں قرآنِ مجید کے اکثر الفاظ کو شامل کیا جانے لگا۔ یہاں تک کہ عام و خاص کی سہولت کے لیے تقریباً تمام الفاظ قرآن کو وضاحت کے لیے شاملِ کتاب کر لیا گیا۔

غریبِ قرآن کی اہمیت وضرورت:

قرآنِ مجید کی تفسیر کرنے کے لیے غریب الفاظ اور ان کے معانی کو جاننا بہت ضروری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنِ مجید کے معانی کو سمجھنے اور اس کے غریب الفاظ کو جاننے کی تاکید فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اعرابوا القرآن والتمسوا غرائبه) ۱۸

ایک اور روایت جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(من قرأ القرآن فاعربه کله فله بکل حرف اربعون حسنة فان اعرب بعضه ولحن فی بعضه فله بکل حرف عشرون حسنة وان لم یعرب منه شیئا فله بکل حرف عشر) ۱۹

مذکورہ روایت میں اعراب کے معانی وہ نہیں جو نحویوں کی اصطلاح میں معروف ہیں بلکہ یہاں الفاظ کے معانی مراد ہیں علامہ سیوطیؒ نے لکھا ہے:

"المراد باعرابه معرفة معانی الفاظه، ولیس المراد به الاعرب المصطلح علیه عند النحاة؛ وهو ما یقابل اللحن؛ لأن القراء ة مع فقده لیست قراء ة، ولا ثواب فیها" ۲۰

غریب القرآن کی اہمیت کے پیشِ نظر علماء نے مفسرِ قرآن کے لیے اس فن کے جاننے کو ضروری قرار دیا ہے۔ علامہ سیوطیؒ نے لکھا ہے:

"معرفة هذا الفنّ للمفسر ضروریة" ۲۱

علامہ قرطبیؒ نے اس علم کی اہمیت میں لکھا ہے:

"ومن کماله ان یعرف الاعراب والغریب فذلك مما یسهل علیه معرفة ما یقرأ ویذیل عنه

شك فیما یتلو" ۲۲؎

یعنی حاملِ قرآن کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اعراب اور غریب الفاظ کی پہچان رکھتا ہو۔ اس سے نہ صرف اسے اس کلام کی معرفت حاصل ہوگی بلکہ تلاوت کے دوران پیدا ہونے والے شکوک وشبہات بھی دور ہو جائیں گے۔

قرآنِ مجید کے غریب الفاظ اور ان کے معانی جانے بغیر کوئی شخص قرآنِ مجید کی تفسیر کرنے کا اہل نہیں ہوسکتا بلکہ ایسے شخص کے لیے تفسیر کرنا حرام ہے۔ امام نوویؒ نے اس بات کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے۔

"ویحرم تفسیره بغیر علم، والکلام فی معانیه، لمن لیس من اهلها ......وتفسیر الالفاظ اللغویة فلا یجوز الکلام فیه الا بنقل صحیح من جهة المعتمدین من اهله" ۲۳؎

علامہ زرکشیؒ نے لکھا ہے:

"معرفة هذا الفن للمفسر ضروری، والا فلا یحل له الاقدام علی کتاب الله" ۲۴؎

مذکورہ بالا اقوال کی روشنی میں علم غریب القرآن کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس لیے غریب الفاظ کو جاننے میں بھی انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ بقول امام سیوطیؒ قرآنِ مجید کے غریب الفاظ میں غور وفکر کے لیے صبر واستقامت سے کام لینا اور اہل فن کی کتب کی طرف رجوع کرنا لازمی ہے اس بارے محض گمان سے کام نہیں لینا چاہیے کیونکہ صحابہؓ جو خالص عرب تھے اور اہل زبان تھے اور انہی کی زبان میں قرآن نازل ہوا اس کے باوجود انہیں بھی بعض الفاظ کے معانی معلوم نہیں تھے اس پر وہ قیاس آرائی کرنے کی بجائے خاموشی اختیار کرتے۔ ۲۵؎

غریب الفاظ کی تبیین میں اشعارِ عرب سے استشہاد

قرآنِ مجید کے غریب اور مشکل الفاظ کے معانی بیان کرنے میں صحابہؓ و تابعینؒ اشعارِ عرب سے استشہاد کیا کرتے تھے۔ ابن انباری کا قول ہے:

"قد جاء عن الصحابة والتابعین کثیرا الاحتجاج علی غریب القرآن و مشکله بالشعر" ۲۶؎

اس سلسلے میں بعض علماء نے نحویوں پر یہ اعتراض کیا ہے کہ قرآنِ مجید کے الفاظ کے معانی بیان کرنے میں اشعار سے استشہاد کرنا دراصل شعر کو قرآن کی اصل قرار دینا ہے لہٰذا یہ کیسے جائز ہوسکتا ہے جو چیز قرآن وحدیث کی روشنی میں مذموم ہو اسی کو قرآن کی وضاحت میں بطورِ استدلال پیش کیا جائے۔ ابن انباری نے مذکورہ سوال اُٹھا کر آگے اس کا جواب دیا ہے:

"قال ولیس الامر کما زعموه من انا جعلنا الشعر اصلاً للقرآن بل أردنا تبیین الحرف الغریب من القرآن بالشعر؛ لأن الله تعالیٰ قال: ﴿انا جعلنه قرانا عربیا﴾ ۲۷؎ وقال ﴿بلسان

عربی مبین﴾ ۲۸، ۲۹

بقول ابن انباری ان لوگوں کا یہ گمان درست نہیں کہ وہ شعر کو قرآن کی اصل قرار دیتے ہیں بلکہ وہ تو صرف غریب لفظ کی وضاحت میں اشعار سے استشہاد کرتے ہیں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ شعر قرآن کی اصل ہے۔

حضرت ابن عباسؓ خود قرآنِ مجید کے غریب الفاظ کی وضاحت میں اشعار عرب سے استشہاد کیا کرتے تھے اور ایک جگہ آپؓ نے فرمایا:

"الشعر دیوان العرب؛ فاذا خفی علینا الحرف من القرآن الذی أنزله الله بلغة العرب، رجعنا الی دیوانها، فالتمسنا معرفة ذلك منه" ۳۰

اس کے علاوہ عکرمہؒ کے واسطے سے حضرت ابن عباسؓ سے ایک اور روایت منقول ہے جس میں آپ نے فرمایا:

"اذا سالتمونی عن غریب القرآن فالتمسوه فی الشعر، فان الشعر دیوان العرب" ۳۱

حضرت ابن عباسؓ کے فرامین سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قرآنِ مجید کے غریب الفاظ کی وضاحت میں اشعارِ عرب سے استشہاد کی بہت اہمیت ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے فرمان سے بھی اس موقف کی تائید ہوتی ہے آپ نے فرمایا:

"ایها الناس تمسکوا بدیوان شعرکم فی جاهلیتکم؛ فان فیه تفسیر کتابکم" ۳۲

جب حضرت ابن عباسؓ سے قرآن کے متعلق سوال کیا جاتا تو آپ اس کی وضاحت میں اشعار سے استدلال کرتے۔ امام ابوعبید نے اس مضمون کی روایت آپ سے نقل کی ہے۔

"عن ابن عباس: أنه کان یسال عن القرآن، فینشد فیه الشعر قال ابو عبید: یعنی أنه کان یستشهد به علی التفسیر" ۳۳

یہاں قرآنِ مجید سے ایسے غریب الفاظ کی مثالیں درج ذیل ہیں جن کی وضاحت میں صحابہ وتابعینؒ نے اشعار سے استشہاد کیا۔

۱۔ (وعن عکرمة عن ابن عباسؓ، وساله رجل عن قول الله جل و عز: ﴿وثیابك فطهر﴾ ۳۴ قال: لا تلبس ثیابك علی غدر؛ وتمثل بقول غیلان الثقفی):

فإنی بحمد الله لا ثوب غادر لبست ولا من سوءة أتقنع ۳۵

جب حضرت ابن عباسؓ سے مذکورہ آیت کے بارے سوال کیا گیا تو آپ نے دلیل میں یہ شعر پڑھا جس کا

مفہوم یہ ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ میں نے نہ تو گندے کپڑے پہنے ہیں اور نہ ہی کسی برائی کی وجہ سے مجھے منہ چھپانا پڑا۔

۲۔ سأل رجل عکرمة عن الزنیم(عتل بعدذلك زنیم)۳۶:قال هو ولد الزنی؛ وتمثل ببیت شعر:

زنیم لیس یعرف من ابوه بغیّ الام ذو حسب لئیم ۳۷

جب عکرمہؒ سے آیت کے لفظ زنیم کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا زنیم سے مراد ولد الزنا ہے اور شعر سے مثال پیش کی۔

قرآنِ مجید کے غریب الفاظ کے معانی کے بیان میں اشعارِ عرب سے استشہاد کے حوالے سے ابن عباسؓ سے جو روایات منقول ہیں ان میں سے سب سے زیادہ مشہور اور مفصل وہ روایت ہے جس میں نافع بن ازرق نے آپ سے قرآنِ مجید کے الفاظ کے معانی جاننے کے لیے سوالات کیے اور دلیل میں اشعارِ عرب سے استشہاد کرنے کا مطالبہ کیا اور اس پر ابن عباسؓ نے نافع کے تمام سوالات کے جوابات میں نہ صرف الفاظ قرآنی کے معانی بیان کیے بلکہ ہر لفظ کے معنی بیان کر کے بطورِ استدلال اشعار بھی پیش کیے۔

حضرت ابن عباسؓ اور نافع بن ازرق کے درمیان سوالات و جوابات کا تذکرہ کئی کتب میں ملتا ہے۔ خاص طور پر امام طبرانیؒ اور علامہ سیوطیؒ نے اپنی اپنی کتاب میں ان سوالات و جوابات کو تفصیل سے نقل کیا ہے۔۳۸ اس کے علاوہ یہ سوالات ایک مستقل کتاب میں بھی شائع ہو چکے ہیں جس کا عنوان غریب القرآن فی شعر العرب ہے۔

غریب قرآن پر اہم تالیفات:

غریب قرآن پر کثیر التعداد کتب تالیف کی جا چکی ہیں۔ یہاں صرف چند اہم کتب کا تعارف درج ذیل ہے:

۱۔ غریب القرآن فی شعر العرب:

اس کتاب میں نافع بن ازرق اور حضرت ابن عباسؓ کے درمیان ہونے والے ان سوالات و جوابات کا تذکرہ ہے جن میں حضرت ابن عباسؓ نے الفاظِ قرآن کی وضاحت میں بطورِ دلیل اشعارِ عرب سے استشہاد کیا ہے۔

یہ کتاب محمد عبدالرحیم اور احمد نصر اللہ کی تحقیق سے مؤسسة الکتب الثقافیة بیروت سے پہلی مرتبہ ۱۹۹۳ء میں شائع ہوئی۔

۲۔ معانی القرآن:

اس کتاب کے مؤلف یحییٰ بن زیاد فراء (م ۲۰۷ھ) ۳۹ ہیں۔ معانی القرآن بہت معروف کتاب ہے اس میں سورتوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھ کر منتخب الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے اس فن پر اہم اور بنیادی ماخذ ہے۔ اس کے بعد اس موضوع پر لکھنے والوں نے اس کتاب سے خوب استفادہ کیا ہے۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۹۵۵ء میں مطبعة دار الکتب

المصریۃ سے احمد یوسف نجاتی اور محمد علی نجار کی تحقیق سے تین جلدوں میں شائع ہوئی۔

۳۔ مجاز القرآن:

اس کتاب کے مؤلف ابوعبیدہ معمر بن مثنی (م ۲۱۰ھ) ۴۰؎ ہیں۔ آپ کو لغت میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ عنوان کے مطابق کتاب میں مجاز کی تفصیل نہیں ہے اور نہ ہی ہر جگہ آیات کے مجازی معانی بیان کیے گئے ہیں بلکہ مجموعی طور پر اس کتاب کا موضوع معانی قرآن ہی ہے۔ مجاز کو اس معنی میں استعمال نہیں کیا گیا جو اہل بلاغت کے ہاں معروف ہے۔ متقدمین و متاخرین نے اس کتاب سے بہت استفادہ کیا اور اپنی کتب میں جگہ جگہ اس کے حوالے نقل کیے ہیں۔ اس کتاب کی تحقیق فواد سیزگین نے کی ہے یہ دوسری مرتبہ ۱۹۸۱ء میں مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے دو جلدوں میں شائع ہوئی۔

۴۔ تفسیر غریب القرآن:

یہ ابن قتیبہؒ (م ۲۷۶ھ) ۴۱؎ کی تالیف ہے۔ کتاب میں سورتوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور ان کے تحت قرآنِ مجید کے غریب الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ کتاب آپ نے تاویل مشکل القرآن کے بعد تالیف کی کیونکہ اس میں اکثر مقامات پر اس کتاب کے حوالے دیے گئے ہیں۔ اس کتاب کی تحقیق سید احمد صقر نے کی ہے یہ مکتبہ توحید وسنت پشاور سے شائع ہوئی۔

۵۔ تفسیر المشکل من غریب القرآن:

یہ کتاب مکی بن ابی طالب قیسی (م ۴۳۷ھ) ۴۲؎ کی تالیف ہے جو مکتبہ المعارف ریاض سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب میں بھی ابن قتیبہ کی تفسیر غریب القرآن کی طرح غریب الفاظ کے بیان میں سورتوں کی ترتیب کا اعتبار کیا گیا ہے۔

۶۔ مفردات فی غریب القرآن:

امام راغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ۴۳؎ کی تالیف ہے۔ اس موضوع پر سب سے زیادہ معروف کتاب ہے کئی مرتبہ مختلف مقامات سے شائع ہو چکی ہے۔

اس کتاب کی ترتیب و انداز اس موضوع پر لکھی گئی سابقہ کتب سے مختلف ہے اس میں الفاظ قرآنی کے حروفِ اصلیہ کو حروفِ تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے اور ہر مادہ کے تحت قرآنِ مجید میں اس کے استعمالات کی وضاحت کی گئی ہے۔

۷۔ تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب:

تذکرۃ الاریب علوم القرآن پر ابن جوزی (م۵۹۷ھ) [۴۴] کی مصنفات میں سے ایک اہم کتاب ہے۔ مؤلف نے اس موضوع پر لکھی گئی سابقہ اہم کتب سے استفادہ کر کے ایک جامع کتاب تالیف کی۔ کتاب کے آغاز میں مقدمہ ہے۔ مقدمہ کے بعد سورہ بقرہ سے لے کر سورہ الناس تک سورتوں اور ان کی آیات کو ترتیب سے بیان کیا گیا ہے اور ہر سورت میں مخصوص آیات کے غریب الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔

۸۔ تحفۃ الاریب بما فی القرآن من الغریب:

ابوحیان محمد بن یوسف (م۷۴۵ھ) [۴۵] کی تالیف ہے۔ آپ ابوحیان اندلسی کے نام سے معروف ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب کی ترتیب میں تقریباً مفردات فی غریب القرآن کو ہی معیار بنایا ہے۔ تاہم اس کتاب میں بہت زیادہ اختصار ملحوظ رکھا گیا ہے۔ الفاظ کو درج کرنے میں پہلے حرف کا اعتبار کیا گیا ہے جیسے "اب ب" کے تحت کے آپ نے الاب کی وضاحت کی اسی طرح باقی حروفِ تہجی حرفِ باء، حرفِ تاء حرفِ ثاء سے لے کر حرفِ یاء تک کی تفصیل دی گئی ہے۔ کتاب مکتبہ لبنان بیروت سے ۲۰۰۱ء میں شائع ہوئی۔

۹۔ تفسیر غریب القرآن:

محمد بن اسماعیل امیر صنعانی (م۱۱۸۲ھ) [۴۶] اس کتاب کے مولف ہیں۔ اس میں سب سے پہلے ہمزہ مفتوحہ پھر ہمزہ مضمومہ اس کے بعد ہمزہ مکسورہ اسی طرح باقی حروف تہجی کے تحت قرآنی الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے یہ کتاب پہلی مرتبہ ۲۰۰۰ء میں دار ابن کثیر دمشق سے شائع ہوئی۔

۱۰۔ المعجم المفصل فی تفسیر غریب القرآن:

اس موضوع پر جدید کتاب ہے اس کتاب کے مؤلف ڈاکٹر محمد تونجی ہیں۔ یہ کتاب دار الکتب العلمیہ بیروت سے پہلی مرتبہ ۲۰۰۳ء میں شائع ہوئی۔ مؤلف نے کتاب کو حروفِ تہجی کی تعداد کے مطابق ۲۸ ابواب میں تقسیم کیا ہے اور ہر حرف کو باب کا نام دیا ہے مثلاً باب الہمزۃ، باب الباء اور باب التاء اس ترتیب میں پہلے دوسرے اور تیسرے حرف کو بنیاد بنا کر ان کے تحت الفاظِ قرآنی کی وضاحت کی ہے جیسے کلمہ ابصار کو (ب،ص،ر) میں دیکھا جا سکتا ہے۔ [۴۷]

اس دور میں نہ صرف عربی زبان میں غریب قرآن پر کتب تالیف کی گئیں بلکہ دیگر زبانوں میں بھی قرآن مجید کے الفاظ کے معانی ومطالب کو بیان کرنے کے لیے کتب تالیف کی گئیں۔ مثلاً اردو زبان میں ایسی کئی تالیفات سامنے آئیں جیسے مولانا محمد عبدالرشید نعمانی کی کتاب لغات القرآن، عبدالکریم پاریکھ کی آسان لغات القرآن، قاضی زین العابدین کی قاموس القرآن اور محمد حنیف ندوی کی لسان القرآن وغیرہ۔

اس دور میں مختلف زبانوں میں مستقل کتب تالیف کیے جانے کے علاوہ قدیم عربی کتب کے تراجم بھی کیے گئے جیسے غریب القرآن کے حوالے سے عربی زبان میں لکھی گئی انتہائی اہم اور مفید کتاب امام راغب کی مفردات فی غریب القرآن ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ مولانا محمد عبدہ فیروزپوری نے کیا۔ اردو میں یہ کتاب مفردات القرآن کے نام سے شائع ہوئی۔ مختصر یہ کہ جوں جوں عہد رسالت ﷺ سے زمانی بعد بڑھتا گیا الفاظ قرآنی کے معانی ومطالب کو سمجھنے کی ضرورت بھی بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ اس دور میں نہ صرف عربی زبان بلکہ دیگر زبانوں میں بھی الفاظ قرآن کے مطالب ومعانی کو سمجھنے کے لیے کئی کتب تالیف کی گئیں۔

حواشی

۱۔ جرجانی، التعریفات، ص ۱۳۲؛ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۰۲ء؛ ابن منظور، اللسان العرب، ۱۰/۲۶۱ دار احیاء التراث العربی بیروت الطبعۃ الاولی ۱۹۹۵ء؛ معجم الوسیط، ۲/ ۶۴۷

۲۔ ابن عباسؓ، مقدمہ کتاب اللغات فی القرآن، ص ۷، تحقیق دکتور صلاح الدین المنجد، دارالکتاب الجدید بیروت، الطبعۃ الثانیہ ۱۹۷۲ء

۳۔ سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن ۱/۴۲۳ تحقیق فواز احمد زمرلی دارالکتب العلمیہ بیروت الطبعۃ الاولی ۱۹۹۹ء

۴۔ شافعی، الرسالہ، ص ۶۲ تحقیق خالد السبع العلمی، دارالکتاب العربی، بیروت، ۲۰۰۶ء

۵۔ البقرۃ ۲: ۱۸۷

۶۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب التفسیر باب کلوا واشربوا...... (۴۵۰۹)

۷۔ ایضاً، (۴۵۱۰)

۸۔ عبس ۸۰: ۳۱

۹۔ ابوعبید، فضائل القرآن، ص ۲۲۷ تحقیق وہبی سلیمان، دارالکتب العلمیہ بیروت الطبعۃ الاولی ۱۹۹۱ء

۱۰۔ ایضاً

۱۱۔ ایضاً ص ۲۰۶

۱۲۔ الحاقۃ ۶۹: ۳۶

۱۳۔ مریم ۱۹: ۱۳

۱۴۔ التوبۃ ۹: ۱۱۴

۱۵۔ الکہف ۱۸: ۹

۱۶۔ عبدالرزاق بن ہمام صنعانی، تفسیر القرآن العظیم، ۱/۳۳۴ تحقیق دکتور المعطی دارالمعرفۃ بیروت الطبعۃ الاولی ۱۹۹۱ء

۱۷۔ ابن اثیر، النہایۃ فی غریب الحدیث، ۱/۵

۱۸۔ امام بیہقی شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن فصل فی قراءۃ القرآن، ۲/۴۲۷، (۲۲۹۲) تحقیق محمد زغلول

دارالکتب العلمیۃ بیروت الطعبۃ الاولی ۱۹۹۰ء؛ابویعلیٰ ،المسند ،۹۱/۶

۱۹ امام بیہقی،شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن فصل فی قراءۃ القرآن،۲/۴۲۸ ،(۲۲۹۶)

۲۰ الاتقان،۱/۳۷۲ ۔ ۲۱ ایضاً،۱/۳۷۳

۲۲ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن،۱/۲۱ داراحیاء التراث العربی بیروت

۲۳ نووی، التبیان فی آداب حملۃ القرآن،ص ۸۷ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر ۱۹۶۰ء

۲۴ زرکشی، البرہان فی علوم القرآن،۱/۳۶۷ تخریج مصطفیٰ عبدالقادرعطا، دارالکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۱ء

۲۵ ماخوذ الاتقان ،۱/۳۷۲ ۔ ۲۶ الاتقان ،۱/۳۸۹

۲۷ الزخرف ۴۳:۳ ۔ ۲۸ الشعرآء ۲۶:۱۹۵

۲۹ الاتقان ،۱/۳۸۹ ۔ ۳۰ الاتقان ،۱/۳۸۹

۳۱ ایضاً،۱/۳۹۰

۳۲ شاطبی، الموافقات فی اصول الشریعہ،۲/۲۵۱ تحقیق دکتورمحمد اسکندرانی، عدنان درویش، دارالکتب العلمیہ بیروت الطعبۃ الاولی ۱۴۲۳ھ

۳۳ فضائل القرآن،ص ۲۰۵ ۔ ۳۴ المدثر ۷۴:۴

۳۵ الجامع لاحکام القرآن، ۱/۲۵ ۔ ۳۶ القلم ۶۸:۱۳

۳۷ الجامع لاحکام القرآن، ۱/۲۵

۳۸ طبرانی،معجم الکبیر،۱۰/۲۴۸-۲۵۶؛الاتقان ۱/۳۹۰-۴۱۷

۳۹ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد۱۴/۱۵۵ المکتبۃ السلفیہ المدینہ المنورہ

۴۰ الادنہ وی، طبقات المفسرین،ص ۳۱ تحقیق سلیمان بن صالح، مکتبۃ العلوم والحکم المدینہ المنورہ ۱۹۹۷ء

۴۱ ایضاً ص ۴۴ ۔ ۴۲ ایضاً ص ۱۱۵

۴۳ زرکلی، الاعلام ۲/ ۲۵۵ دارالعلم للملایین ، بیروت، الطبعۃ الرابعۃ ،۱۹۷۹ء

۴۴ ابن کثیر البدایۃ والنہایۃ ۱۳/ ۲۸ المکتبۃ القدوسیہ، لاہور الطبعۃ الاولی ۱۹۸۷ء

۴۵ داؤدی ،طبقات المفسرین،ص ۴۹۴ دارالکتب العلمیہ بیروت العطبۃ الاولی ۲۰۰۲ء

۴۶ الشوکانی، البدرالطالع ،۱/ ۱۳۹ مطبعۃ السعادۃ مصر الطبعۃ الاولی ۱۳۴۸ھ

۴۷ محمد تونجی ، المعجم المفصل فی تفسیر غریب القرآن،ص ۱۴ دارالکتب العلمیۃ بیروت الطبعۃ الاولی ۲۰۰۳ء

مصادر و مراجع

القرآن کریم:

۱۔ الشوکانی، البدر الطالع، مطبعۃ السعادۃ، مصر، ۱۳۴۸ھ

۲۔ ابن اثیر، النہایہ فی غریب الحدیث، دار الکتب العلمیہ، س ن۔

۳۔ الادنہ وی، طبقات المفسرین، (تحقیق، سلیمان بن صالح) مکتبۃ العلوم والحکم المدینہ المنورہ، ۱۹۹۷ء۔

۴۔ بغدادی، خطیب، تاریخ بغداد، المکتبۃ السلفیہ، المدینہ المنورہ۔ س ن۔

۵۔ بخاری، امام، الجامع الصحیح للبخاری، دار الکتب العلمیہ، بیروت، س ن۔

۶۔ جرجانی، التعریفات، دارلکتب العلمیہ، بیروت، ۲۰۰۲ء

۷۔ داؤدی، طبقات المفسرین، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲۰۰۲ء

۸۔ زرکلی، الاعلام، دارالعلم للملایین، بیروت ۱۹۷۹ء

۹۔ سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۹۹۹ء

۱۰۔ شافعی، امام، الرسالہ، دار الکتاب العربی، بیروت، ۲۰۰۶ء

۱۱۔ شاطبی، امام، الموافقات فی اصول الشریعہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۳ھ

۱۲۔ صنعانی، عبدالرزاق بن ہمام، تفسیر القرآن العظیم، دارالمعرفۃ بیروت، ۱۹۹۱ء

۱۳۔ طبرانی، امام، معجم الکبیر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔ س ن

۱۴۔ ابن عباسؓ، مقدمہ کتاب اللغات فی القرآن، دار الکتاب الجدید، بیروت، ۱۹۷۲ء

۱۵۔ ابوعبید، فضائل القرآن، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۱

۱۶۔ قرطبی، امام، الجامع لاحکام القرآن، دار احیاء التراث العربی، بیروت، س ن

۱۷۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، المکتبہ القدوسیہ، لاہور، ۱۹۸۷ء

۱۸۔ محمد تونجی، المعجم المفصل فی تفسیر غریب القرآن، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۲۰۰۳ء۔

۱۹۔ نوویؒ، التبیان فی آداب حملۃ القرآن، مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر، ۱۹۶۰ء